شیخ العرب والعجم سیدنا ومولانا حسین احمد مدنی
قدس سرہٗ

بھائیو!

آخری تقریر (جو ایک تبلیغی اجتماع میں کی گئی تھی) کا ایک اقتباس

یہ تبلیغی کام نبی کریمؐ کا وظیفہ ہے

بھائیو! آپ کی یہ مجلس تبلیغ کی ہے۔ یہ تبلیغ اصل میں وظیفہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ وہ کام جو تم کر رہے ہو معمولی نہیں۔ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا نے تم کو کیسی خدمت سپرد کی ہے۔

حقیقت میں کام لینے والا اللہ ہے، اگر وہ نہ چاہے تو تم کیا کرتے۔ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۱

ارشاد ہے: یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ ھَدٰکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۲

خدا کا فضل ہے کہ اس نے تمہارے دلوں میں اس چیز کو ڈالا ہے۔ اسی ہندوستان میں ہمارے باپ دادا اور بہت سے لوگ گزر گئے جو آپس میں لڑتے رہے اور دنیا کے پیچھے پڑے رہے۔ لیکن ان کو تبلیغ کا کبھی خیال نہیں آیا۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے زمانے کے علماء اور اہل خیر کو اس کی توفیق دی۔ تم بہت سے بندگانِ خدا کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر رہے ہو۔

---

۱ ترجمہ: اور تم بدون خدائے رب العلمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔ ۲ ترجمہ: یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی ہدایت دی بشرطیکہ تم سچے ہو۔

جو کلمہ اور نماز نہیں جانتے تھے، کیا وہ مستحق دوزخ نہ تھے؟ تم ان کو سمجھا کر اللہ کے راستے پر چلاتے ہو تو کیا دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل نہیں کر رہے ہو۔؟ اللہ جس کو چاہتا ہے اٹھاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گراتا ہے۔

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کند   منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

خدا کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں اس کی توفیق دی۔ یہ بات ضرور ہے کہ بہت سے لوگ تمہاری بات نہیں مانیں گے۔ تم کیا ہو۔؟

لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مانی اور آپؐ کے ساتھ کیا کیا نہیں۔؟ ــــ تم گھبراؤ نہیں، پریشان نہ ہو، اگر بیوقوف اور جاہل برا بھلا کہیں، طعنہ دیں تو سن لو یہ سنت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سنت ہے انبیاء سابقین کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰہِ الخ۔ اگر تمہیں کامیابی نہ ہوئی اور کوئی بھی سعید مانہ ہوا تو اس کے باوجود تمہارا درجہ بڑا ہے اور تمہیں پورا اجر ملے گا۔ تم اطمینان رکھو تمہارا کام اللہ کے دربار میں مقبول ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر فتح کرنے کے لئے بھیجتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جاتے ہی قتال شروع کر دوں۔؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہاں جاکر ٹھہرو اور لوگوں کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کیطرف بلاؤ۔ اگر نہ مانیں تو دوسرا معاملہ کرنا۔ اس لئے کہ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔ ایک آدمی کو بھی تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہدایت کر دے تو وہ تمہارے لئے دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔"

دوسری روایت میں ہے کہ تم کو جوان اونٹوں سے ملنے سے بھی یہ بہتر ہے۔

بھائیو! تم نے جو قدم اٹھایا ہے وہ مبارک ہے، اللہ پاک تمہاری جدوجہد سے لوگوں کو فائدہ پہنچائے اور تم سے اسلام کی خدمت لے۔ تم ہرگز تنگدل مت ہو۔ تکلیفیں اٹھانی پڑیں گی، جیسے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو اٹھانی پڑیں۔ کیا تم کو خبر ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرب سے کیوں نکلے؟ وہ عراق میں پہنچے، شام، ایران، افغانستان، سندھ، یوپی، بہار اور جنوب میں دکن تک پہنچے، یہاں تک کیوں پہنچے۔؟ ان کا مقصد کیا تھا۔؟ کیا ملک فتح کرنا تھا۔؟

یا دولت لوٹنی تھی۔؟ ہرگز نہیں ان کا اصل مقصد صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی دعوت دینا تھا دنیا کو سچے دین پر لانا تھا۔ اللہ سے بچھڑے ہوئے بندوں کو اللہ سے ملانا تھا اور دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرنا تھا۔ بعد والوں نے بیوقوفی کی کہ دنیا کے پیچھے پڑ گئے۔

تاریخ گواہ ہے کہ ہند میں باہر سے آنے والے مسلمانوں کی تعداد صرف چار پانچ لاکھ تھی۔ مگر تقسیم ہند کے وقت دس کروڑ پچیس لاکھ مسلمان تھے۔

ہمارے بزرگ اسلاف نے اور اولیاء کرام نے تبلیغ دین کے لئے بہت ہی کوششیں کیں۔ ایک انگریز اسمتھ لکھتا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے دست مبارک پر نوے لاکھ مسلمان ہوئے۔ ان کے پاس کیا تھا؟ کوئی فوج تھی۔؟ فقط اللہ کی معرفت کا خزانہ تھا۔ ہر جگہ اللہ کے سچے بندے گزرے ہیں جنہوں نے دین کی تبلیغ کی، میں نے تاریخ ترکی میں دیکھا کہ ترک قوم کے تین لاکھ خاندان ایک دن میں مسلمان ہوئے، اللہ کا کرم کہ تبلیغ کی کوشش وہ پھل لائی کہ ایک زمانے میں بعض حکام کو یہ تدبیر کرنی پڑی کہ وہ اپنی رعایا کو مسلمان ہونے سے روکیں۔ ۱۰۰ھ میں خلافت عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں خراسان کے حاکم کو یہ خطرہ ہوا کہ جزیہ بند ہونے سے خزانہ خالی ہو جائے گا۔ اس لئے اعلان کرنا پڑا کہ کسی کا اسلام اس وقت تک قبول نہ کیا جائے گا جب تک وہ بوڑھوں کے لئے تکلیف وہ بات تھی اس حکم کے جاری ہونے سے اسلام کی ترقی رک گئی۔ اب خلیفہ کو اطلاع ملی کہ والی خراسان نے اسلام پر پابندی لگادی ہے تو آپ نے اس کو معزول کر کے دوسرے کو مقرر کر دیا اور فرمایا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے آئے تھے کہ اس پر اسلام کو موقوف رکھا جائے۔

میرے بھائیو! ہمارے اسلاف کی کوششوں سے اہل اللہ علماء کرام اور عام مسلمانوں کی کوششوں سے دس کروڑ ۲۵ لاکھ مسلمان ہو گئے۔ اگر غلط کاری نہ ہوتی تو یقیناً ہندوستان کا اکثر حصہ مسلمان ہو جاتا۔

میرے بزرگو! اللہ نے آپ کے دلوں میں تبلیغ کی محبت ڈالی۔ یہ مبارک کام ہے۔ اور آپ مبارکبادی کے مستحق ہیں۔ اللہ آپ کو اس سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا کرے، اپنی بھی اصلاح کرو اور اپنے بھائیوں کی بھی و اللہ آپ کو مزید ہمت عطا فرمائے۔

بھائیو: تنگ دل نہ ہو اللہ کی رحمت کے امیدوار رہو۔ سب کو اللہ کی رضا اور خوشنودی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیطرف بلاؤ، خود بھی عمل کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت بناؤ، سیرت اختیار کرو۔

■■